سوال

(357) قرض کی زکوۃ کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرض کی زکوۃ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیسے کہ کسی شخص سے قرض لینا ہو، اس پر قرض وصول کرنے سے قبل زکوۃ واجب نہیں ہے کیونکہ وہ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ قرض اگر کسی خوش حال شخص کے ذمہ ہو، تو اسے ہر سال اس کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ اگر وہ اپنے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوۃ ادا کر دے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر وہ اپنے مال کے ساتھ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اس کے لیے واجب ہے کہ جب وہ اسے اپنے قبضے میں لے، تو سابقہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرے کیونکہ خوش حال انسان سے قرض کی واپسی کا مطالبہ ممکن ہے اور اگر اس سے مطالبہ نہیں کیا جاتا تو یہ صاحب قرض کی اپنی مرضی سے ہے اور اگر قرض تنگ دست انسان پر ہو یا ایسے دولت مند پر، جس سے واپسی کا مطالبہ ممکن ہی نہیں تو اس صورت میں ہر سال کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی کیونکہ اس کے لیے قرض دی ہوئی رقم کا حصول ممکن نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كَانَ ذُو عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيۡسَرَةٍ ... سورة البقرة ۲۸۰

''اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت دو۔''

بلاشبہ اس کے لیے اس مال کو اپنے قبضے میں لینا اور اس سے نفع اٹھانا ممکن نہیں، لہٰذا اس مال پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی لیکن جب وہ اسے اپنے قبضے میں لے لے تو بعض اہل علم نے کہا ہے کہ وہ از سر نو ایک سال انتظار کرے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک سال کی زکوۃ ادا کر دے اور جب اگلا سال شروع ہو جائے تو احتیاطاً اس کی زکوۃ بھی ادا کر دے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ348

محدث فتویٰ